فکرِ حزیں

از جناب شعیب حزیں صاحب عباسی بی اے (جامعہ عثمانیہ)

محبت آج تک منجملۂ آلام ہے ساقی　　تکلف برطرف تجھ پر بڑا الزام ہے ساقی
سنا ہے اضطرابِ غم سکونِ انجام ہے ساقی　　مگر توبہ! سکوں تو بے حسی کا نام ہے ساقی
بھلا مستی میں کس کو ہوش ہے آغاز مستی کا　　ہماری داستاں انجام ہی انجام ہے ساقی
حجاب در سے ٹکرا کر نگاہیں ٹھہر جاتی ہیں　　جنوں اپنے ارادوں میں ابھی کچھ خام ہے ساقی
ابھی تک لغزشوں میں رنگ ہے کچھ ہوشیاری کا　　محبت کو ابھی اندیشۂ انجام ہے ساقی
ہمیں طوفاں کی موجوں میں بھی ساحل یاد آتا ہے　　ہمارا ذوق بربادی ابھی کچھ خام ہے ساقی

کرم آمادہ وہ نظریں سکوں دشمن حزیں کا دل
یہ بے چارہ ابھی سے لرزہ براندام ہے ساقی

رباعیات

از جناب لطیف انور صاحب

ہر ایک نفس میں ہے پناہِ ہستی　　ہموار ہوئی جاتی ہے راہِ ہستی
اے راہروِ منزلِ دشوار گزار　　سر پر نہ اٹھا بارِ گناہِ ہستی!

مایوس ہے کیوں شکوہ طرازِ ہستی　　سربستہ ہمیشہ سے ہے رازِ ہستی
اٹھ اور رہو، ہنگامۂ عالم میں شریک　　بے نغمہ پڑا ہے ترا سازِ ہستی